کو نہیں پہنچی بلکہ قریب قریب موضوع ہے۔ چنانچہ رسالہ "زیارت قبر نبویؐ" میں میں نے ان پر مفصل بحث کی ہے بلکہ اس میں یہ بھی ثابت کیا ہے کہ قبر کی زیارت کی نیت سے سفر جائز ہی نہیں، مسجد نبویؐ کی نیت سے سفر ہونا چاہیئے، وہاں پہنچ کر پھر قبر نبوی کی بھی زیارت کر لے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی جامعہ قدس اہل حدیث لاہور

## عمرہ کے اوقات، دو عمرہ کے درمیان فاصلہ

**سوال:-** عمرہ کے اوقات کیا ہیں۔ اور دو عمروں کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیئے؟ تعامل صحابہؓ اس مسئلہ میں کیا ہے؟

کیا دو عمروں کے درمیان اتنا فاصلہ ضروری ہے کہ سر کے بال اُگ آئیں۔

کیا دو عمروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہیئے کہ وطن واپس آکر دوبارہ مثل حج سفر کر کے جائے؟ یا قیام مکہ میں بھی متعدد عمرے کئے جا سکتے ہیں؟

عمرہ کے کیا کیا شرائط ہیں؟ جن کے فقدان سے عمرہ نہیں ہوتا۔ اور ان کی موجودگی ضروری ہے۔

**جواب:-** عمرہ کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ بارہ ماہ درست ہے۔ دو عمروں کے درمیان کے فاصلہ کا کسی روایت میں ذکر نہیں، سر کے بال اُگنے کی بھی کوئی شرط نہیں۔ یہ صرف اس غرض سے ہے کہ عمرہ کے بعد حجامت کے ساتھ احرام سے نکلے مگر احرام سے نکلنے کے لئے اور بہت سی باتیں ہیں۔ خوشبو کا استعمال۔ بیوی کے پاس جانا احرام کے کپڑے اُتار کر دوسرے کپڑے پہن لینا وغیرہ وغیرہ۔ پس احرام سے نکلنے کی خاطر دوسرا عمرہ اتنی دیر سے کرنا کہ بال اُگ آئیں، اس کی کوئی وجہ نہیں۔ باقی شرائط میں حج عمرہ قریب قریب ہیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑی جامعہ قدس لاہور

۲۲ شعبان ۱۳۸۰ھ ۱۰ فروری ۱۹۶۱ء

## حج کی وصیت

**سوال:-** میرا بھائی فوت ہونے لگا۔ اس نے تین صد روپیہ مجھے دیا کہ میری طرف سے تم نے حج

کرنا۔ وہ روپیہ میں نے اپنے پاس رکھ لیا کہ وقت پر جا کر حج کر آؤں گا۔ اسی اثناء میں ایک شخص دو ہزار روپیہ مجھ سے ٹھگ کرکے لے گیا۔ بھائی کا دیا ہوا روپیہ بھی اس میں شامل تھا۔ اب میرے پاس سوائے سات ایکڑ زمین کے اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس میں سرکاری معاملہ و اخراجات خانہ داری میرے ذمہ ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ اگر کسی حاجی کو کچھ روپے دے دیئے جائیں کہ وہ میرے بھائی کی طرف سے حج کر آئے۔ کہ وہ وہاں جا کر میرے بھائی کا حج کرا دیں تو اس طرح ادا ہو سکتا ہے یا نہیں؟ باقی روپیہ میرے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا یا میں خود جا کر اپنے بھائی کا حج کروں۔ مالی حالت تو آپ کو معلوم ہو گئی۔ بدنی حالت یہ ہے کہ عمر رسیدہ ہوں۔ چلنے کی طاقت نہیں ہے بلکہ جہاز کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔

مولوی عبدالحق چک نمبر ۲۳ بہاولپور

**جواب**:۔ سوال کی صورت میں اگر بھائی نے حج کے علاوہ بطور قرض روپیہ برتنے کی اجازت دی تھی تو پھر یہ قرض ہو گیا۔ اور قرض دینا پڑتا ہے۔ خواہ اپنے گھر کی اشیاء فروخت کر کے دے۔ کیونکہ وہ ذمہ ہے۔ اگر بھائی کی اجازت کے بغیر برت لیا ہے تو یہ غصب ہے اور غصب کی صورت میں بھی شے دینی پڑتی ہے۔ غرض ٹھگ کے ہاتھ روپیہ تبھی گیا جب برتنے کا قصد ہوا۔ ورنہ ٹھگ کے ہاتھ میں نہ جاتا۔ بس یہ روپیہ ہر صورت میں بھرنا پڑے گا۔ کیونکہ یہ ایک قسم کی امانت ہے۔ اور امانت کے ادا کرنے کی تاکید ہے جیسے آیت کریمہ ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات میں تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے۔ غرض اس کو حتی الوسع بہت جلد سبکدوش ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ رہا حج کا مسئلہ سو وہ معلوم ہے جب انسان کے ذمہ حج فرض ہو جاتا ہے تو اس کو حکم ہے کہ خود کرے اگر خود نہیں کر سکتا تو اس کی طرف سے دوسرا کرے مشکوٰۃ کتاب المناسک میں حدیث ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ کو فریضۂ حج نے بڑھاپے کی حالت میں پایا ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا ہاں۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ کہا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی وہ مر گئی فرمایا اگر اس کے ذمہ قرض ہوتا تو ادا کرتا؟ کہا ہاں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کا قرض اس کے زیادہ لائق ہے۔ مرنے والے بھائی کی طرف سے حج فرض ہو گیا۔ اگر زندہ بھائی ایسا کمزور ہے کہ اگر اسے اپنا حج کرنا پڑتا تو اس کی بھی طاقت نہ رکھتا تو اس صورت میں کسی دوسرے کو روپیہ دے دے تاکہ وہ حج کر آئے۔ مگر وہ شخص ایسا ہونا چاہیئے جس نے پہلے اپنا حج کیا ہو۔ کیونکہ دوسرے کی طرف سے وہی حج کر سکتا ہے جو اپنے فرض سے

فارغ ہوچکا ہو۔

آج کل تین سو روپیہ میں حج تو ہو جاتا ہے لیکن ذرا تکلیف ہوتی ہے اگر کوئی با اعتبار آدمی جو پہلے حج کر چکا ہو۔ تین سو روپیہ میں حج کو جانا منظور نہ کرے تو پھر یہ روپے جہاد میں صرف کئے جائیں۔ کیونکہ حج کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرمایا ہے جیسے مشکوٰۃ کتاب المناسک میں ہے کہ عورتوں پر جہاد ہے جس میں لڑائی نہیں۔ حج اور عمرہ۔ اس لئے کوئی شے جہاد میں وقف کی جائے تو وہ حج میں صرف ہو سکتی ہے جیسے ابوداؤد میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا۔ ایک عورت نے اپنے خاوند کو کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرائے۔ خاوند نے کہا کہ میرے پاس سواری نہیں جس پر تجھے سواری کراؤں۔ عورت نے کہا اپنے فلاں اونٹ پر حج کرا۔ خاوند نے جواب دیا کہ وہ فی سبیل اللہ (جہاد) میں وقف ہے پھر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج سے فارغ ہونے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ قصہ سنایا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو اس اونٹ پر حج کراتا تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہوتا سو اب عورت رمضان میں عمرہ کرلے یہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حج اور جہاد کو آپس میں بڑی مناسبت ہے۔ پس حج کا روپیہ جہاد میں صرف ہو سکتا ہے۔ اگر جہاد کا بھی موقعہ نہ ہو تو پھر کسی درس میں دیئے جائیں۔ کیونکہ درس و تدریس کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بمنزلہ جہاد کے فرمایا ہے۔ جیسے مشکوٰۃ باب المساجد میں حدیث ہے کہ جو میری اس مسجد میں صرف خیر سیکھنے سکھانے کے لئے آئے وہ بمنزلہ مجاہد فی سبیل اللہ کے ملنے ہے۔ درس کے بعد زیادہ عبادت کرنے والے بھی اس روپیہ کا مصرف ہو سکتے ہیں جو رات کو قیام کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہد کو ان کے مثل بتایا ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ کتاب الجہاد میں ہے۔

المجاهد من جاهد نفسه في طاعة الله المهاجر من هجر الخطايا والذنوب

(مشکوٰۃ کتاب الایمان)

یعنی مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو خطا اور گناہ ترک کردے۔

عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ

۸ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ - ۱۰ ستمبر ۱۹۳۲ء

## حج بدل

**سوال** :- ایک شخص حج کے لئے گیا تو اس نے اپنے فوت شدہ والد بکر اور اپنی فوت شدہ زوجہ کلثوم کی طرف سے مکہ شریف کے باشندہ معلم کو کچھ روپیہ دیا کو ان کی طرف سے حج کرے جب کہ وہ دونوں اس وقت فوت ہوگئے تھے کہ وہ حج کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ بکر اور کلثوم کی طرف سے حج ہوا ہے یا نہیں؟

(اے۔ ای۔ پٹیل ملک افریقہ)

**جواب** :- قرآن مجید پارہ ۴ رکوع اول میں ارشاد ہے۔

وللّٰہ علی النّاس حجّ البیت من استطاع الیہ سبیلا۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر حج فرض ہے جو بیت اللہ کی طرف راستہ کی طاقت رکھتے ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ غریب اور نادار شخص پر حج فرض نہیں۔ چونکہ والد بکر اور اس کی بیوی کلثوم اپنی زندگی میں غریب تھے۔ اور سفر خرچ میسر نہ ہوا تھا۔ اس لئے ان پر حج فرض نہیں ہوا۔ اور اس کے مالدار ہونے سے بھی باپ یا بیوی پر حج فرض نہیں ہوگا۔ چاہے ان کی زندگی ہو چاہے بعد میں۔ کیونکہ ہر انسان اپنے نفس کا مکلف اور ذمہ دار ہے۔ دوسرے کا نہیں۔ ہاں اگر اپنی خوشی سے کرنا یا کرانا چاہے تو جائز ہے ان کو ثواب مل جائے گا۔ ورنہ جب ان پر فرض نہیں ہوا۔ تو اس کو ان کی طرف سے حج کرنا یا کرانا کیسے ضروری ہوگا ——— دوسرے کی طرف سے حج وہ کر سکتا ہے۔ جس نے پہلے اپنی طرف سے فریضہ حج ادا کر لیا ہو۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف کتاب المناسک میں حدیث ہے کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حج کرتے ہوئے سنا وہ کہتا تھا۔ یا اللہ! میں شبرمہ کی طرف سے تیرے دربار میں حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا شبرمہ کون ہے؟ کہا میرا بھائی ہے یا میرا قریبی۔ فرمایا کیا تو نے اپنی طرف سے حج کر لیا۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کر پھر شبرمہ کی طرف سے کر۔

نیز جس شخص سے حج بدل کرایا جائے۔ اگر وہ اس حج کرنے کا یعنی اپنی محنت وغیرہ کا عوض لیتا ہے تو پھر حج ادا نہیں ہوگا۔ کیونکہ عبادات کا عوض جائز نہیں۔ چنانچہ مشکوٰۃ باب الاذان میں حدیث ہے کہ عثمان بن ابی العاص نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھے میری قوم کا امام مقرر کریں۔ فرمایا۔

انت امامهم واقتد باضعفهم واتخذ موذنالا یاخذ علی اذانه اجرا۔ رواہ

ابوداؤد والنسائی۔

کہ تو ان کا امام ہے اور اُن کے ضعیف کی رعایت رکھ اور موذن ایسا مقرر کر جو اذان دینے پر اجرت نہ لے

اذان ایک عبادت ہے جب اذان پر اُجرت منع ہو گئی تو حج پر بطریق اولیٰ منع ہو گئی۔

نوٹ :۔ حج کے لئے معلّین کو روپیہ دینے میں احتیاط چاہیئے۔ کیونکہ اکثر یہ لوگ روپیہ لے کر حج نہیں کرتے۔ اگر کرتے بھی ہیں تو تسلی بخش نہیں۔ عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ، ۷ رمضان ۱۳۵۳ھ ۴ جنوری ۱۹۳۵ء

## عورتوں کا بار بار حج کرنا

**سوال :۔** زید کہتا ہے عورتوں کا بار بار حج کرنا جائز نہیں۔ عمرو کہتا ہے جائز ہے۔ کیونکہ بخاری میں ہے کہ حرم مبارک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں حج کو گئے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ عورت بار بار حج کر سکتی ہے۔

**جواب :۔** زید کا یہ خیال غلط ہے جانا جائز ہے دلیل وہی ہے جو عمرو نے پیش کی ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑ ۱۲ شوال ۱۳۵۸ھ ۲۴ نومبر ۱۹۳۹ء

## بیت اللہ کی چھت کی طرف دیکھنا

**سوال :۔** زید کہتا ہے کہ بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہو کر چھت کی طرف دیکھنا منع ہے عمرو کہتا ہے جائز ہے کیونکہ منع کی کوئی دلیل نہیں۔ زید درست کہتا ہے یا عمرو؟

**جواب :۔** چھت کی طرف دیکھنے کی ممانعت میری نظر سے نہیں گذری۔ ہاں یہ روایت آئی ہے کہ بیت اللہ کی طرف دیکھنے والے کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔ اس میں چھت بھی آجاتی ہے کیونکہ بیت اللہ یک لخت تو سارا دکھائی نہیں دیتا۔ اکثر اس کے کسی حصہ کو دیکھے گا۔ عبداللہ امرتسری روپڑ

## رمل اور اضطباع

**سوال :۔** رمل اور اضطباع کسے کہتے ہیں اور یہ کب اور کس طرح کیا جاتا ہے۔

**جواب :۔** رمل کندھے ہلا کر پہلوان کی طرح تیز چلنے کا نام ہے۔ یہ طواف کرتے وقت پہلے تین چکروں

میں کیا جاتا ہے اور باقی چار چکر میں رمل نہیں ہے۔ بدستور اپنی آہستہ رفتار سے چلیں۔ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔ احرام کی اوپر کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے کر کے اس کی دونوں طرف بائیں کندھے پر ڈالیں۔ طواف کے وقت ایسا کرنا مسنون ہے۔ اس کو اضطباع کہتے ہیں۔ لیکن عورت کے لئے نہ رمل ہے اور نہ اضطباع ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۷ ذی قعدہ سنہ ۱۳۸۰ھ

**سوال:** [illegible] دم وغیرہ کا گوشت خود کھا سکتا ہے

**جواب:** سورۃ حج میں ہے فاذا وجبت جنوبها فكلوا منها الآية یعنی جب بدن وغیرہ قربانیوں کے جانور ذبح ہو جائیں، تو ان میں سے کھاؤ۔ یہ آیت اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے جو تطوع اور فرض سب کو شامل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حاجی کو قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت ہے۔ وہ گوشت تمتع اور قران کے دم کی صورت میں ہو یا تطوع قربانی کا گوشت ہو۔ بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نحر کے دن ازواج مطہرات کیلئے گوشت لایا گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یہ کیسا گوشت ہے۔ جواب ملا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی ہے۔ منتقی میں ہے وهو دليل على الاكل من دم القران لان عائشة قارنة۔ اس حدیث میں دلیل ہے کہ قران کے باعث جو جانور ذبح کیا گیا ہے اس کا گوشت کھانا جائز ہے اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قارنہ تھی۔ انہوں نے گوشت کھایا ہے۔ نیل الاوطار میں ہے کہ ظاہر یہی ہے کہ ہدی کا گوشت کھانا جائز ہے خواہ تطوع کی صورت میں ہو یا تمتع اور قران کے دم کی شکل میں ہو۔ البتہ جو جانور بصورت کفارہ یا بصورت نذر ذبح کیا جائے۔ کفارہ دینے والے یا نذر ماننے والے کے لئے اس کا گوشت کھانا جائز نہیں۔

محمد صدیق تلمیذ محدث روپڑی رحمہ اللہ

(حقوق طبع هذه الفتاوى محفوظة للمرتب)

اللهم اجعل اعمالنا كلها صالحة واجعلها لوجهك خالصة ولا تجعل لاحد فيها شيئا (آمین)

ترتیب و تدوین تلمیذ محدث روپڑی ——— محمد صدیق بن عبد العزیز

ربیع الاول سنہ ۱۴۰۴ھ
مطابق دسمبر سنہ ۱۹۸۳ء

زیر اہتمام إدارة إحياء السنة النبوية
ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا